4

تمام جماعتیں 31 جنوری تک اپنے وعدوں کی لسٹیں مکمل کر کے یکم فروری کو وعدے پوسٹ کر دیں

(فرمودہ 22 جنوری 1943ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"مَیں نے تحریک جدید سالِ نہم کا اعلان کرتے ہوئے ہندوستان کے اُن علاقوں کے لئے جہاں اردو بولی یا سمجھی جاتی ہے 31 جنوری آخری تاریخ مقرر کی تھی۔ جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو ہمیشہ اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں شامل ہونے کی کوشش کیا کرتے ہیں اس سال جماعت کے بہت سے حصہ نے جلسہ سالانہ سے پہلے ہی اپنے وعدے بھجوانے کی کوشش کی تھی اور گزشتہ سالوں کی نسبت جلسہ سالانہ تک وعدوں کی جو آمد تھی وہ پہلے سے بہت زیادہ تھی لیکن جلسہ سالانہ کے بعد جو لوگ باقی رہ گئے تھے اُن کے وعدوں کی آمد کی رفتار نہایت ہی سست ہو چکی ہے اور اب صرف نو دن وعدوں کی روانگی میں باقی رہ گئے ہیں۔ اِس لے مَیں ایک دفعہ پھر جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں خصوصاً کارکنوں کو کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنی اپنی جماعت کی لسٹوں کو جلد سے جلد مکمل کر کے بھجوا دیں۔

مجھے اطلاع ملی ہے کہ قریباً پانچ سو پچاس افراد اور چھیاسٹھ جماعتیں ایسی ہیں جن کے

وعدے ابھی تک مرکز میں نہیں پہنچے۔ گویہ جماعتیں بالعموم گاؤں کی ہیں جن کے چندے بہت کم ہوتے ہیں اور جن کے لئے لسٹوں کا فوری طور پر پُر کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ زمیندار آخری وقت تک اپنی آمد کا صحیح اندازہ لگانے کے انتظار میں رہتا ہے تاکہ اسے علم ہو سکے کہ وہ قربانی میں کتنا حصہ لے سکتا ہے۔ مگر بہر حال جو مدت اس غرض کے لئے مقرر ہے اس میں وعدوں کی لسٹوں کا آجانا ضروری ہے۔ پس مَیں ان تمام جماعتوں کو جن کی طرف سے وعدوں کی لسٹیں ابھی تک نہیں پہنچیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ 31 جنوری تک اپنی لسٹیں مکمل کر کے یکم فروری کو وعدے پوسٹ کر دیں۔ اسی طرح جو افراد باقی رہ گئے ہیں وہ اور جنہوں نے اب تک تحریک جدید کے چندہ کے سلسلہ میں اپنا کوئی وعدہ نہیں لکھوایا ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ اب وعدہ لکھوانے کی میعاد میں بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ ممکن ہے اُن میں سے کسی نے اپنا وعدہ تو بھجوا دیا ہو مگر مرکز میں نہ پہنچا ہو۔ اس لئے وہ دیکھ لیں کہ انہیں وعدوں کی وصولی کی رسید پہنچ گئی ہے یا نہیں۔ اگر انہیں رسید نہ پہنچی ہو تو وہ دوبارہ اپنے وعدے بھجوا دیں تاکہ وہ دوسروں سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

اِس کے علاوہ جن جماعتوں نے شروع میں ہی اپنے وعدوں کی لسٹیں فوری طور پر مرتّب کر کے بھجوا دی تھیں اور جن کی جماعتوں کے سارے افراد اس میں حصہ لے چکے ہیں اُن کو بھی مَیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اُن لسٹوں پر دوبارہ نظر ڈال لیں اور جو دوست اس میں پہلے حصہ لے چکے ہیں مگر انہوں نے اپنی طاقت اور وسعت سے کم حصہ لیا ہے اُن کو دوبارہ تحریک کریں۔ اسی طرح اگر کوئی دوست رہ گیا ہو تو اسے بھی تحریک کریں اور اس طرح وہ بھی اپنی لسٹیں ہر لحاظ سے مکمل کر کے 31 جنوری تک مرکز میں پہنچا دیں۔

ان کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں ہماری جماعت میں ایسے لوگ ہیں جنہیں جنگ کی وجہ سے نئی ملازمتیں ملی ہیں یا اُن کے عہدوں میں ترقی ہوئی ہے جس حد تک لسٹیں یہاں آچکی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے اِس تحریک میں حصہ لیا ہے اُن میں سے ایک اچھی تعداد نے خداتعالیٰ کے فضل سے کوشش کی ہے کہ وہ اپنی زیادہ آمدنیوں کے مطابق چندہ لکھوائے مگر کچھ لوگ اب بھی ایسے ہیں جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے۔

اُن کو بھی مَیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے وعدے اپنی آمدنیوں کے مطابق کر لیں۔ مَیں نے اس کے متعلق کوئی حد بندی نہیں کی کیونکہ ہر شخص کی آمدن اُس کے حالات کے ماتحت مختلف ہوتی ہے۔ کسی شخص کی آمد تھوڑی ہوتی ہے مگر اُس کے اخراجات اُس تھوڑی آمد سے بھی بہت کم ہوتے ہیں۔ اور کسی شخص کی آمد بظاہر زیادہ ہوتی ہے مگر اس کے اخراجات اس آمد سے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ پس ہم نہیں کہہ سکتے کہ کوئی شخص کس حد تک قربانی کر سکتا ہے۔ اس بارہ میں ہر شخص اپنے ایمان اور اپنے اخلاص کے مطابق خود ہی فیصلہ کر سکتا ہے اور اسی پر اس فیصلہ کا چھوڑ دینا زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ پس مَیں ان تمام احمدیوں کو جن کی آمدن جنگ کی وجہ سے بڑھ گئی ہے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں اپنی اپنی آمدن کے مطابق حصہ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ آمدن کی زیادتی کے باوجود وہ ثواب میں دوسروں سے پیچھے رہ جائیں۔ مثلاً آجکل تاجروں کا کام بڑھ جانے کی وجہ سے اُن کی آمدنیوں میں غیر معمولی زیادتی ہو رہی ہے۔ سینکڑوں تاجر ہماری جماعت میں ایسے ہیں جن کی آمدنی آجکل کے حالات کی وجہ سے سینکڑوں سے اُٹھ کر ہزاروں تک پہنچ گئی ہے۔ پس وہ اگر اپنے گزشتہ سالوں کے چندہ کے مقابلہ میں زیادتی کریں تو وہ بہت تھوڑی ہو گی لیکن اگر اپنی گزشتہ اور موجودہ آمدنی کا مقابلہ کرتے ہوئے اُس نسبت سے چندے میں اضافہ کریں تو یہ اضافہ بالکل اور ہو گا۔ مَیں جانتا ہوں کہ ہماری جماعت میں خداتعالیٰ کے فضل سے ایسے مخلصین موجود ہیں جو اپنی ماہوار آمد سے بھی زیادہ چندہ تحریک جدید میں دے رہے ہیں لیکن بعض ایسے بھی ہیں جن کی قربانی اُن کی ماہوار آمد سے دو دو تین تین گُنا زیادہ ہے اور وہ خوشی سے یہ قربانی کر رہے ہیں۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ تاجروں میں بالعموم وہ اخلاص نہیں پایا جاتا جو ملازمت پیشہ لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ شاید اس لئے کہ ملازمت پیشہ لوگوں میں تعلیم زیادہ ہے۔ یا شاید اس لئے کہ ان کی مقررہ آمدنیاں ہوتی ہیں اور ان کے دلوں میں گھبراہٹ پیدا نہیں ہوتی کہ آج کیا ہو گا اور کل کیا ہو گا مگر بہرحال تجربہ یہی بتاتا ہے کہ ملازمت پیشہ لوگ قربانی میں بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح زمیندار دوست بھی تاجر پیشہ لوگوں سے زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ سب سے کم قربانی کرنے والی تاجر پیشہ لوگوں کی جماعت ہے۔ اُن میں سے بعض کی سالانہ آمد

پچیس پچیس، تیس تیس، چالیس چالیس ہزار روپیہ ہے مگر اُن کا چندہ دیکھا جائے تو کسی کا پچاس روپیہ ہوتا ہے، کسی کا ساٹھ، کسی کا سو اَور کسی کا دو سو۔ گویا وہ اپنی ایک مہینہ کی آمد کا دسواں حصہ بلکہ بعض دفعہ پچاسواں حصہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہیں۔ جو درحقیقت ان لوگوں کے چندے کی نسبت جو ملازم پیشہ ہیں قربانی کے لحاظ سے سواں حصہ ہوتا ہے یعنی ایک ملازم جس رغبت اور اخلاص اور محبت سے قربانی میں حصہ لیتا ہے تاجر اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کے رجسٹر میں سواں بلکہ دوسواں حصہ لیتا ہے۔ بے شک ہماری جماعت میں ایسے تاجر بھی ہیں جو اپنی آمدنیوں کے مطابق بلکہ بعض دفعہ اپنی آمدنی سے بہت زیادہ قربانی کرتے ہیں مگر وہ مستثنیٰ ہیں۔ زیادہ تر ہماری جماعت میں ایسے ہی تاجر ہیں جو اپنی ذمہ داری کو محسوس نہیں کرتے اور توکل کی کمی کی وجہ سے وہ اِسی خیال میں رہتے ہیں کہ اگر آج خدا تعالیٰ کی راہ میں کچھ دے دیا تو کَل کیا ہو گا۔ حالانکہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرتا ہے اُس کی قربانی کبھی رائیگاں نہیں جاتی اور اسے خدا تعالیٰ دین اور دنیا دونوں میں بدلہ دے دیتا ہے۔ پس جو لوگ تاجر ہیں یا نئے ملازم ہوئے ہیں مگر اب تک انہوں نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا ان کو مَیں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اب دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ تحریک جدید کا یہ دَور اب اپنے آخری مقام تک پہنچنے والا ہے۔ یہ نواں سال ہے۔ اگلا سال تحریک جدید کا دسواں اور آخری سال ہو گا۔ اس کے بعد یہ تحریک اپنی موجودہ شکل میں ختم ہو جائے گی اور ہم خدا تعالیٰ سے کسی اور راستہ کے امیدوار ہوں گے جو قربانی اور اخلاص اور ایمان کا رستہ ہو گا۔ اور جس پر چل کر ہر مومن اپنے رب کی رضا حاصل کر سکے گا۔ مگر بہرحال اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک تحریک ہی ہؤا کرتی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دَور ایک یادگارِ زمانہ دَور ہے جس کی تمام انبیاء و مرسلین نے حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ تک خبر دی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دَور میں شامل کرتا ہے جو قیامت کے دن بہت سی جماعتوں پر جو آج نظر آ رہی ہیں ہماری جماعت کو زیادہ اہمیت دینے

اور زیادہ عزت کا مستحق بنانے والا ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے اور اس طرح اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے۔

رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یونہی نہیں فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے یہودیوں سے ظہر تک کام لیا اور انہیں ایک بدلہ دے دیا۔ اس کے بعد عیسائیوں سے عصر تک کام لیا اور انہیں ایک بدلہ دے دیا۔ پھر مسلمانوں سے شام تک کام لیا اور انہیں یہودیوں اور عیسائیوں دونوں سے زیادہ بدلہ دیا۔ اس پر یہودیوں اور عیسائیوں کے دل میں حسد پیدا ہوا کہ انہوں نے کام تو تھوڑا کیا مگر بدلہ زیادہ لیا۔ 1 حقیقت یہ ہے کہ زمانہ کی نزاکت کے لحاظ سے کام کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔ یہودیوں نے بے شک کام کیا مگر اُن کے کام کا اثر بنی اسرائیل تک ہی جا سکتا تھا۔ اسی طرح عیسائیوں نے بے شک کام کیا مگر ان کے کام کا اثر بھی بنی اسرائیل تک ہی جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انہوں نے اپنے مذہب کو غیر قوموں میں بھی پھیلایا مگر انہوں نے جو کچھ کیا اپنے مذہب کے خلاف کیا۔ اپنی مذہبی تعلیم کے مطابق وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے بعد محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مبعوث ہوئے اور آپ کے سپرد اللہ تعالیٰ نے اشاعت دین کا کام کیا مگر ساتھ ہی کہا اب تمہارا کام کسی ایک قوم یا کسی ایک نسل کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جُھکانا نہیں بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ ساری دنیا کو وحدت کی رسی میں پرو کر اسے اللہ تعالیٰ کے آستانہ کی طرف کھینچ لاؤ۔ یہ وہ کام ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی نے نہیں کیا بلکہ کسی نبی کے واہمہ میں بھی وہ عظیم الشان کام نہیں آ سکتا تھا جو محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کیا۔ پس اس کام کی عظمت کے لحاظ سے ہر شخص جو اس میں حصہ لیتا ہے وہ بہت بڑے ثواب کا مستحق بنتا ہے۔

دیکھ لو ڈاکوؤں اور چوروں سے جب لڑائی کی جاتی ہے تو اس لڑائی میں بھی کئی قسم کے خطرے ہوتے ہیں۔ جب کہیں آگ لگ جاتی ہے تو اس آگ کو بُجھانے میں بھی کئی قسم کے خطرے ہوتے ہیں۔ پُرانے مکانات گرائے جاتے ہیں تو اُن مکانات کے گراتے وقت بھی کئی قسم کے خطرے ہوتے ہیں اور بعض مزدور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح انسان جب لڑائی میں شامل ہونے کے لئے جاتا ہے تو اس وقت بھی اسے کئی قسم کے خطرے ہوتے ہیں۔ مگر کیا تم سمجھتے ہو دنیا کی عظیم الشان لڑائیوں میں حصہ لینے والوں کی عزت اور شہرت ویسی ہی ہوتی ہے

جیسے چوروں اور ڈاکوؤں کا مقابلہ کرنے والوں کی ہوتی ہے یا آگ بجھانے والوں کی ہوتی ہے۔ حالانکہ خطرہ دونوں مول لیتے ہیں مگر ایک کا کام چونکہ اپنے نتائج کے لحاظ سے زیادہ اہم ہوتا ہے اس لئے اسے زیادہ عزت حاصل ہوتی ہے اور دوسرے کا کام چونکہ اپنے نتائج کے لحاظ سے زیادہ اہم نہیں ہوتا اس لئے اسے زیادہ عزت حاصل نہیں ہوتی۔ پس عظیم الشان نتائج کو اپنے ذہن میں رکھنا اور ان کے مطابق قربانی کرنا خود اپنی ذات میں ایک بہت بڑا کام ہوتا ہے اور جو شخص اس کام میں حصہ لیتا ہے وہ تھوڑا کام کرنے کے باوجود بہت بڑے اجر کا مستحق ہوتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو تنگ ظرف ہوتے ہیں جن کی نظر نہایت محدود ہوتی ہے جو چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف دیکھتے اور عظیم الشان نتائج کو نظر انداز کر دیتے ہیں اتنے ثواب کے مستحق نہیں ہوتے جتنے ثواب کے مستحق وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی نظر بہت دور تک چلی جاتی ہے۔

مَیں سمجھتا ہوں ہمارے ملک میں کروڑوں لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں میں موجودہ لڑائی کی کوئی اہمیت نہیں لیکن اگر اُن کے گاؤں پر چند ڈاکو حملہ کر دیں تو وہ ان سے لڑنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ حالانکہ جانتے ہوں گے کہ اگر ہم لڑے تو جان ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اسی طرح اگر ایک کھیت کی منڈیر پر جھگڑا ہو جائے تو وہ کٹ مرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ بہت ہی معمولی بات ہوتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ ایک منڈیر کا جھگڑا کوئی زیادہ اہم نہیں ہوتا ہمارے ملک میں ہر سال سینکڑوں آدمی ان جھگڑوں میں مارے جاتے ہیں اور پھر جو لوگ مارنے والے ہوتے ہیں ان کو گورنمنٹ پھانسی دے دیتی ہے۔ اب دیکھ لو جان کا خطرہ یہاں بھی موجود ہے۔ ایک شخص کلہاڑی سے مرتا ہے اور دوسرا پھانسی کے تختہ پر جان دے دیتا ہے۔ مگر زمیندار اس کے لئے فوراً تیار ہو جائے گا کیونکہ اس کی نظر محدود ہوتی ہے۔ وہ ساری دنیا کو اپنے کھیت کی منڈیر میں محدود کرنا چاہتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک اَور شخص ہوتا ہے جو لڑائی کے لئے جاتا ہے مگر اس لئے نہیں کہ اسے پندرہ یا بیس یا پینسٹھ روپے تنخواہ ملے گی بلکہ اس لئے کہ دنیا پر اس وقت ایک بہت بڑا ابتلاء آیا ہوُا ہے اور میرے ملک کی عزت خطرہ میں ہے۔ میرا فرض ہے کہ مَیں فوج میں شامل ہو جاؤں اور اپنے ملک کو دشمن کے حملہ سے بچاؤں۔ اب یہ بھی اپنی جان کو خطرہ میں ڈالتا ہے بلکہ دوسروں کے مقابلہ میں کم خطرے

میں ڈالتا ہے۔ کیونکہ کھیت کی منڈیر پر جب کلہاڑی سے لڑائی ہوتی ہے تو پانچ پانچ سات سات آدمیوں میں سے دو تین آدمی ضرور مر جاتے ہیں۔ گویا چالیس فیصدی موت ان میں واقع ہوتی ہے لیکن فوج میں اتنی موت نہیں ہوتی مگر باوجود اس کے کہ اسے کم خطرہ ہوتا ہے اس کی عزت بہت زیادہ کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ اس نے صرف ایک نیک کام ہی نہیں کیا بلکہ اپنی نظر کو دور تک پھیلایا۔ اس نے صرف اپنے رشتہ داروں یا عزیزوں یا دوستوں کے لئے کام نہیں کیا بلکہ ملک اور قوم کی عزت بچانے کے لئے آگے بڑھا۔ اس لئے وہ ان لوگوں سے بہت زیادہ عزت کا مستحق ہوتا ہے جو ڈاکوؤں سے لڑائی کرتے ہوئے یا کھیت کی منڈیر پر لڑتے ہوئے یا آگ بُجھاتے ہوئے اپنی جانیں دے دیتے ہیں۔

موجودہ دَور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دَور ہے یہ بھی ایک عظیم الشان دَور ہے اور اُس کے کاموں کا اثر قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔ اس لئے جو شخص آج اس دَور کے کسی اہم کام میں حصہ لیتا اور اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق قربانی کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے بہت بڑا اجر پانے کا مستحق ہے۔

پس مَیں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدوں کی لسٹیں مکمل کر کے بھجوادیں۔ میں اس موقع پر قادیان والوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ اگر اُن سے اب تک اس بارہ میں کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو وہ اس کوتاہی کا اب جلد ازالہ کر لیں اور ہر محلہ والے اپنے اپنے وعدوں کی لسٹوں کو اچھی طرح دیکھ لیں اور اس امر کا جائزہ لیں کہ کوئی شخص اس میں حصہ لینے سے محروم تو نہیں رہا۔ جس طرح عورتیں کنگھی کر کے اپنے بالوں کو صاف کرتی اور اُن میں سے جوئیں نکالتی ہیں اسی طرح تمہارا فرض ہے کہ تم بار بار اپنی لسٹوں کو دیکھو اور اگر کوئی کوتاہی ہو چکی ہو تو اس کو دُور کر کے اپنی لسٹوں کو مکمل کرو۔ کئی لوگ بار بار کی تحریک کے محتاج ہوتے ہیں اس لئے ایسے لوگوں کے پاس بار بار جاؤ اور اپنی لسٹوں کو زیادہ سے زیادہ مکمل کرو۔ کیا بلحاظ اس کے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں نے اس میں حصہ لیا ہو اور کیا بلحاظ اس کے کہ انہوں نے پہلے سے زیادہ چندہ لکھوایا ہو اور کسی نے اپنی طاقت سے کم حصہ نہ لیا ہو۔ مگر جیسا کہ مَیں نے بار بار بتایا ہے کسی کو مجبور مت کرو کہ وہ اس تحریک میں ضرور حصہ لے۔ تم اس سے

درخواست کرو کہ وہ اس میں حصہ لے۔ تم اس تحریک کی اہمیت اس پر واضح کرو اور اسے سمجھاؤ کہ خدمتِ دین کے یہ مواقع بار بار میسر نہیں آیا کرتے۔ نسلیں مٹ جاتی ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانیاں کی ہوئی ہوتی ہیں اُن کے نام کو زمانہ نہیں مٹا سکتا اور نہ اس ثواب کو مٹا سکتا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہوتا ہے۔

آج کتنے صحابی ہیں جن کی نسلوں کا بھی ہمیں پتہ نہیں کہ وہ کہاں گئیں اَور تو اَور حضرت ابو بکرؓ کی نسل کا پُورا پتہ ہمیں نہیں ملتا۔ حضرت عمرؓ کی نسل کا پُورا پتہ ہمیں نہیں ملتا۔ کرید کرید کر خاندان نکالے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ خاندان حضرت ابو بکرؓ کی نسل میں سے ہے۔ یہ خاندان حضرت عمرؓ کی نسل میں سے ہے مگر ابو بکرؓ اور عمرؓ نے جو قربانیاں رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ میں کی تھیں وہ آج بھی ظاہر ہیں اور زمانہ ان کو لوگوں کی نگاہ سے مخفی نہیں کر سکا۔ گویا اُن کی جسمانی نسل مخفی ہو گئی مگر اُن کی روحانی نسل یعنی اُن کے وہ کارنامے جو انہوں نے کئے آج بھی ظاہر ہیں اور قیامت تک ظاہر رہیں گے۔ اور آخرت میں اُن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ثواب ملنا ہے اُس کا تو ہم اندازہ اور قیاس بھی نہیں کر سکتے۔ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کی عظمت اور اس کے قرب کا اندازہ لگا سکے۔ معمولی معمولی مٹھائی کی دکانیں ہوتی ہیں مگر لوگ ان مٹھائیوں کے مزے میں بھی فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں فلاں حلوائی سے مٹھائی لی جائے کیونکہ اس کا مزہ اچھا ہوتا ہے۔ لوگ دلّی جاتے ہیں تو اپنے دوستوں سے پوچھ لیتے ہیں کہ انہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دیں اور وہ کہتے ہیں کہ اگر دلّی گئے تو فلاں مٹھائی والے سے مٹھائی لے آنا کیونکہ اس کی مٹھائی کا مزہ نہایت اعلیٰ ہوتا ہے۔ اگر یہ گندی تہبند باندھنے والے حلوائی جو مٹھائی بناتے بناتے باہر پیشاب کرنے چلے جاتے ہیں اور پھر بغیر ہاتھ دھوئے اور طہارت کئے مٹھائی بنانے لگ جاتے ہیں اُن کی تیار کی ہوئی مٹھائیوں کے مزہ میں فرق ہوتا ہے تو تم خود ہی سوچ لو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے محبت کا جام جن لوگوں کو ملے گا وہ کیسا لذیذ ہو گا اور کون سی قربانی ہے جو اس کے مقابلہ میں اہم کہلا سکتی ہے۔"

(الفضل 26 جنوری 1943ء)

1۔ بخاری کتاب الاجارۃ باب الاجارۃ الٰی نصف النہار